

بھیرہ میں غریبوں کے ساتھ تعصب

ہمارے آئیہ بھائی تو انگیز افسروں کی شکایتیں کرتے رہتے ہیں۔ مگر ہمارا تجربہ ہے کہ وہ یسین کو جو دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ اون کے بھائی بندوں کی حکام سے ہی اکثر ہوتا ہے۔ غور کا مقام ہے کہ گذشتہ شورش کے وقت لائل پور لاہور۔ راول پنڈی وغیرہ ہر جگہ حکام اس بات کے قائل ہو گئے تھے کہ احمدی لوگوں نے کسی جگہ فساد میں حصہ نہیں لیا۔ بلکہ ہر جگہ سرکار کی خیر خواہی کی اور امن کو قائم کیا۔ بھیرہ کے احمدی خود ہی غریب جماعت ہے اور ان کے امن پسند ہونے کی بڑی دلیل ہے کہ جب تک وہ احمدی ہوتے۔ کوئی الزام آج تک کسی قسم کے شر اور فساد کا ان پر نہیں لگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ باوجود شرعی اجازت کے وہ کسی مسجد میں نماز پڑھنے نہیں جاتے اور نہ شہر کی جمعہ مسجد میں جو سب کے لئے عام ہے۔ بسنے میں اور نہ عید گاہ میں جاتے ہیں۔ بلکہ اپنی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ جس کے متعلق اور امام احمدی زین۔ غیر احمدی ہی کسی اس مسجد میں مداخلت نہ کرتے رہتے۔ مگر ایک متعصب غیر احمدی تانیدار کے شہرین آجائے کے جب چند لوگوں کو یہ عرصہ ہوا کہ احمدی لوگ کسی اور کی مسجد میں تو جاتے نہیں جو ان کے ساتھ فساد کیا جائے۔ چلو ان کی مسجد میں ہی جا کر ان کو تنگ کریں۔ گذشتہ چند ماہ کے تھوڑے عرصہ میں مجھے دوبار بھیرہ جانے کا اتفاق ہوا۔ اور ہر دو دفعہ میں نے اپنے تئیں تانیدار صاحب کے تعصب کو محسوس کیا۔ پہلی دفعہ میں نے اپنے ہی مکان پہلے مولوی حکیم نور الدین صاحب کی کہیں زمین اندرون دروازہ پر وعظ کرنا چاہا۔ تو اوس نے بلاوجہ روک دیا اور دوسری دفعہ میں نے گنج میں وہ مسنون پڑھنا چاہا۔ جس کے پڑھنے کے واسطے لاہور میں ہم کو یونیورسٹی ہال سرکاری ملا تھا اور جس کے سامنے کیوقت جناب رائے بہادر جی صاحب پر قول چند رقعہ چٹکورت پر پڑھنا ہوتا ہے تو تانیدار نے امرت اس تعصب کے سبب روک دیا کہ ہم احمدی ہیں۔ نیز ہر دو بار میں نے صبر کیا اور بیٹو نہ چاہا کہ اخبار میں ان باتوں کو پرچہ فوش کیا جاوے کیونکہ وہ ایک سرکاری ملازم ہے۔ لیکن اب معلوم

ہوا ہے کہ ان باتوں کے درگزر سے دلیر ہو کر میان محمدین صاحب کو بیت بکھڑات ہوئی ہے۔ جس کا ہمیں افسوس ہے۔ سنا گیا ہے کہ میان محمدین کے برخلاف بھیرہ کو غریب احمولین نے صاحب ڈپٹی کشن کے پاس درخواست دی ہے کہ تانیدار نے ہمیں چند گھنٹے اپنے پاس جیڑا بٹھا کر کھاؤ گندی گالیوں میں اور دھمکا کر اقرار نامہ پر دستخط کرنے کے واسطے ان کو راضی کیا۔ صاحب ڈپٹی کشن نے وہ مقدمہ جناب دیوان ہاؤس جواہر مل صاحب کے پاس نقشب کے واسطے ارسال کیا ہے۔

مگر ہماری رائے میں جب تک ایسے متعصب تانیدار کو جو مذہبی عناد کے سبب ایک قوم کو تکلیف دیتے ہیں جیسے تبدیل نہ کر دیا جائے۔ یہ مقدمہ از روئے انصاف چل نہ سکے گا۔ حق کی گواہی ایک بہت مشکل امر ہے۔ جب تک کہ میان محمدین وہاں موجود ہے۔ بھیرہ کے لوگ ایک غریب جماعت کے حق میں کب گواہی دینے لگے ہر ایک شخص تانیدار سے ڈرے گا۔ امید ہے کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس اور صاحب ڈپٹی کشن ہوا ڈپٹی اس عرصہ شامت پر پوری توجہ کریں گے۔ ہماری عادت نہیں کہ ہم کہیں کراری حکام کے برخلاف کچھ لکھیں۔ مگر سخت مجبوری کے سبب ایسے ایسا کرنا پڑا ہے۔

ہم نے مانا کہ میان محمدین صاحب اس فرقہ کے آدمی ہیں۔ جو اس امر پر عقیدہ رکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد صا ہمدی زہتے بلکہ ایسا احمدی انوائس ہے۔ جو تمام غیر مسلم لوگوں کو قتل کر ڈالیگا اور ہم نے مانا کہ میان محمدین صاحب اس فرقہ کے پیرو ہیں جن کا عقیدہ یہ ہو کہ اس زمانہ میں جہاد جائز ہے۔ لیکن ان اختلافات کی وجہ غریب احمدیوں کو تکلیف پہنچانا مناسب نہیں ضرورت سمجھی گئی تو مفصل آئندہ لکھا جائیگا۔

مدرسہ فنیہ

مین نے جولائی میں احباب کو دعوت دی تھی کہ چند امور پیش کئے جاتے۔ اور

ان میں سے ایک دن کا جواب پانا ہوتا تھا کہ مدرسہ فنیہ کے متعلق کوئی سکیم تجویز کی جائے۔ مگر اب تک صرف اہل کے احباب کی طرف سے اطلاع آئی۔ (۱) جماعت شملہ۔ (۲) شالہ۔ (۳) چند مدرسہ فنیہ کے لئے زمین تھے اور مدرسہ لاہور مستقل مدرسہ (۲) جماعت کرناٹ۔ (۳) شالہ۔ (۴) چند ہاس کے

علاوہ کل ممبران اپنے موجودہ چندہ کو ڈیوڑھا کر دین گے زائد رقم دینی در س کے لئے منتقل ہوگی۔ (۳) میسرنا محمد شفیق از ڈیرہ اسماعیل خان عارو بیہ ماہوار مدد دین گے۔ پٹیا سے ہی جواب آیا ہے مگر ہنوز تصدیق چندہ نہیں ہوئی اور جیسا کہ میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور د شیخ رحمت احمد صاحب معقول امانت کا وعدہ فرمایا ہے بلکہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے تو اس کام کو شروع بھی کر دیا اور اس طرح اس کا خبر میں ہر طرح سے سبقت کا فخر ان کو حاصل ہے۔ میں نے ۳۱ جولائی کے بعد ۱۶ دن تک اور انتظار کیا ہے مگر اور کہیں سے جواب نہیں آیا۔ میں یہ جانتا ہوں کہ اس کی وجہ زیادہ تر جماعت پر پہلے سے چندہ تعمیر کا اور دیگر مددات کے چند دن کا بوجھ ہے۔ مگر تاہم میں یہ خیال نہیں کرتا کہ ان تین جماعتوں اور ان تین احباب کے علاوہ باقی بڑی بڑی جماعتوں اور ذی وسعت احباب میں سے کوئی اس مبارک تحریک میں شامل نہ ہوگا۔ سرگودہ سے کسی قدر رقم آچکی ہے۔ اور قادیان میں بھی ایک معقول رقم جمع ہوئی تھی۔ مگر جماعت کے ایک کثیر حصہ کی طرف سے ہنوز ہم جو ایک منتظر ہیں۔ اس لئے ابھی تک سب کیسے کوئی کام شروع نہیں کر سکی۔ بعض احباب نے یہ دریافت کی ہے کہ یہ چندہ کیسے دینا ہوگا۔ سو جلد احمدی احباب کی اطلاع دے۔ گئے۔ لے یہ لکھا جاتا ہے کہ وہ جس قدر جلدی اسے شروع کر سکیں اچھا ہوگا۔ مدرسہ غالباً نومبر سے باہر ہوگا۔ مگر ابتدائی اخراجات لاہور میں اور مکان کے کثیر رقم کو چاہتے ہیں۔ اور جس قدر رقم سرمایہ کے رنگ میں جمع ہوئی۔ وہ آئندہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہاں جہاں جو کچھ احباب کرنا چاہتے ہیں اس کی اطلاع آگے آئے پہلے کر دین در نہ مجبوراً جو اطلاع آپ کی ہے۔ اس پر توجہ اور تبادلی کی بنیاد رکھنی پڑے گی۔ والسلام۔

فاکر محمد علی۔ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء

ضرورت نکاح

ایک معزز شریف نازانی نوجوان احمدی دوست جو اہل پنجاب میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی مناسبات سے بہت غافل تھے کہ علاقہ جات میں اس کے قرب و دور میں نکاح کی ضرورت ہے۔ میں نے خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدینہ سے

الحق الصريح
تصديق المسيح

تو ارماس سے انگار نہیں ہو سکتا کہ حضرت اقدسؑ اس زمانہ کے
مستفید ہوں گے۔ اس ترقی علوم و فنون کے زمانہ میں امتیازات

جوانی کا شکر اٹھانے والے ایک مہتمم نے ۱۲ جولائی ۱۹۷۹ء کو مرزا صاحب کے
وفا کی ایک بابت تین برس کی پیشگوئی کی تھی پھر دوسری پیشگوئی
۱۹۸۱ء کو چودہ مئی کو پورے درست ہو گئی تھی۔ ان دونوں پیشگوئیوں

خدا کے مقبولوں اور نیکوں کے لئے اور عاصیوں کے لئے عذاب ہے۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کچھ بھی تلوار نہ تھکے آگے

۱۰ خدا تعالیٰ کا بقدر کو وہ سلامتی کے لئے فرماتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف
عبداللہ کے خاتم اس قدر کو وہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر وہ فرمادے کہ اس کو کہہ دے کہ اس کو کہہ دے
شریعت نہ ہو جائے گی۔ گو کامیاب ذبیحہ اور وہ صادق اور وہ موصاف ہے اعدائے شریعت
اور خدا تعالیٰ اس کی رو سے فرماتا ہے کہ وہ اس کے خاص نکلیں۔ وہ سلامتی کے لئے فرمادے
کہ اس سے میرے دست کا مالکین کے لئے کی دے ان کو نہ ہوگی اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ
ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امتیاز نہ رہے۔

ہے۔ پرتے وقت کو پہچاننا دیکھنا جانا۔ دت فرق بین
صادق و کاذب۔ انت مری کل مصمم و صادق
اب اگر ناظرین اس دعویٰ الہی اور شریعت حضرت اقدس
پر ایک گہری نظر ڈالیں گے۔ تو یقیناً یہ بات صادق و کھائی
دیوایتیگی۔ کہ اس پیشگوئی میں تو یہ اشارہ بھی بیان نہیں کیا
گیا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں فوت ہو
جائے گا پس مہترین کی سمجھ پر افسوس جس نے صرف اپنی دل سے
ایک بات تراش کر ادسی کو اعتراض کی بنیاد ٹھہرایا۔

حیرت خیز اور تعجب انگیز بات یہ ہے۔ کہ اس پیشگوئی
میں یہ تو بیان کیا گیا کہ ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب
خدا کے مقبول یعنی حضرت مرزا صاحب کو نہیں ہوگا۔ مگر
عبد الحکیم نے جو یہ کہا تھا کہ مرزا صاحب میری زندگی میں
مر جائیں گے۔ اس کی تائید نہیں کی گئی۔ پس حضرت اقدس
مرزا صاحب

کی پیشگوئی کا اصل یہ نکلا کہ حضرت مرزا صاحب عبد الحکیم کی
زندگی میں فوت ہو جائیں گے اور آپ کے اس طرح فوت ہو جانے
پر عبد الحکیم یہ کہیں گے کہ مرزا صاحب چونکہ میری زندگی میں فوت ہو
گئے اس لئے وہ کاذب تھے اور میں صادق ہوں اور وہ شیر
تھے اور میں صالح ہوں۔ سو خداوند عالم الغیب فرماتا ہے۔ کہ
لے ڈاکٹر صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق
کر کے دکھلاؤں گا۔ میرے شاگردوں میں قبولیت کے نونے
اور علامتیں ہوتی ہیں اور اہل علامتوں میں سے ایک علامت
یہ ہے۔ کہ وہ عذاب کی موت اور ذلت کی موت نہیں مرتے
مگر تو ذلت کی موت مرے گا اور اس طرح صادق اور کاذب میں
کھلا کھلا فرق دنیا کو نظر آ جائیگا۔ چنانچہ واقعات پیش آ رہے
یہ بات اہل نظر کے نزدیک ثابت ہو گئی۔ کہ حضرت مرزا صاحب

بنے اس فقہ وین عبد الحکیم خان مغاٹہ جو اندیشوں کی کچی ہوتی تو اس
آسمانی عذاب و عار سے کہ جو غیر ذریعہ انسانی مہرکت ظاہر ہوگا۔
چاہے تو سنے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانہ میں اور اس نازک وقت میں
اسٹ محمد کیلئے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصمم اور مجبور کی۔
ذہنی اسے یہ ہے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا۔ تاکہ
صادق اور مصمم کو اس فقرہ الہامی میں عبد الحکیم خان کو اس قول
کا رد وجود کہتا ہے کہ صادق کے لئے شریعت فرمائی ہو جائے گی پس
چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو صادق
نہیں ہو۔ میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا۔ نہ
المشہر۔ میرزا غلام احمد مسیح سو غور و قاریانی۔ اور گت مشہور
مطابق ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ

خدا کے مقبول اور صادق نہیں ہے۔ اور مرزا ڈاکٹر بنیک
نہیں ہے۔ مائیدہ زمانہ کے واقعات ڈاکٹر کے کذب و فساد کی قلعی
اور بھی کھول دیں گے اور دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیگی۔ کہ
فرشتوں کی کچی ہوتی تو ڈاکٹر کا کام کس طرح تمام کر لیتی ہے۔
مذا صاحب نے ایک عورت سے بنا
اعتراض نمبر ۲
نکاح ہونے کی پیشگوئی کی تھی مگر
اس عورت سے نکاح نہ ہوا اور مرزا صاحب فوت ہو گئے اس
لئے یہ پیشگوئی جھوٹی تھی۔

حضرت اقدس مرزا صاحب اپنی کتاب
حقیقۃ الیقین میں اس اعتراض کا جواب خود
ہی لکھ چکے ہیں اس لئے اس اعتراض کے متعلق ہمیں کچھ زیادہ لکھنے
کی ضرورت نہیں ناظرین حقیقۃ الیقین کے صفحہ ۱۳۲-۱۳۳ میں
یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

”اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح ان
پر میرے ساتھ پڑا گیا ہے۔ یہ درست ہے۔ مگر جیسا کہ ہم
میان کہ چکے ہیں اس نکاح کے فقہ کیلئے جو آسان پر پڑا گیا
خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی۔ جو ایسویف شائع کی گئی
ہی اور وہ یہ کہ ایضا المشرقا قوی قوی فان البلاء علی
عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو
نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ جیسا
ماشاء اللہ دیشیت نکاح آسان پر پڑ گیا یسویف پر۔ مگر
آئندہ سب کا رد وائی شرطی تھی۔ شیطان و سادس سے الگ
ہو کر اس کو سوچنا چاہیئے۔ کیا یوسف کی پیشگوئی نکاح پڑنے
سے کچھ کم تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ آسان پر فیصلہ ہو چکا ہو
کہ جالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا مگر عذاب
نازل نہ ہوا۔ حالانکہ اس میں کچھ شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ
خدا جس نے اپنا ایسا ناظرین فیصلہ منسوخ کر دیا۔ کیا اس پر
مشکل تھا۔ کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پڑا دے
پس جب حضرت اقدس خود ہی تحریر فرما چکے تھے
کہ یہ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ اور واقعات ثابت
کر دیا کہ یہ نکاح فسخ ہو گیا اور آخری الہامات حضرت اقدس نے
بھی یہی شہادت دی کہ وہ مشروط نکاح اذافات الشرط
فان الشرط کے مطابق منسوخ ہو گیا۔ تو اب اس پیشگوئی
پر مخالفین کا اعتراض قابل التفات نہیں ہو سکتا۔

مرزا صاحب نے ۱۵ اپریل ۱۳۸۷ھ
اعتراض نمبر ۴
کے اشتہار میں جو اخبار بدستور
۱۵ اپریل میں شائع ہوا ہے اور جس کا عنوان ہے۔

”مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ“ یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ
مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں ہی طاعون مہینہ وغیرہ ملک تباری
سے ہلاک ہو جائیگا۔ اگر ایسا نہ ہو۔ تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے
ملین بلکہ مفید و کذاب ہو گا۔ اب چونکہ مولوی ثناء اللہ زندہ
بہلا چکا موجود ہے اور مرزا صاحب فوت ہو گئے اس لئے
خود مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق ثابت ہو گیا کہ وہ خدا
کی طرف سے نہیں ہے بلکہ مفید و کذاب تھے۔

جواب۔ اسی اشتہار میں جس کا حوالہ مہترین نے دیا ہے
حضرت اقدس نے یہ بھی لکھا ہے کہ ”یہ کسی الہام یا دعویٰ کی بنا
پر پیشگوئی نہیں۔ بلکہ محض دعا کے طرز پر میں نے خدا سے فیصلہ
چاہا ہے۔“ اور اس عبارت سے پہلے اسی اشتہار میں حضرت اقدس
نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے۔ ”اور اگر میں کذاب اور مہتری
نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور فی طبع سے مشرف ہوں اور
میں سو وعد ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ
سنتہ اللہ کے مطابق آپ کذب میں کی سزا سے نہیں بچیں گے“
اب حضرت مرزا صاحب کی عبارت منقولہ بالا سے روز
کی طرح ظاہر ہے۔ کہ حضرت اقدس نے مولوی ثناء اللہ کی
موت کے بارہ میں الہام یا دعویٰ کی بنا پر کوئی پیشگوئی نہیں کی تھی
ان آپ نے دعا ضرور کی تھی۔ پس آپ کے الہام یا دعویٰ پر کوئی
اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ باقی رہی یہ بات کہ آپ کی دعا
قبل نہیں ہوئی۔ تو یہ بات اگر صحیح بھی ان لیجائے۔ تاہم
حضرت اقدس پر شرعاً کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کیونکہ
یہ کسی کا عقیدہ نہیں۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی سب دعائیں
قبل ہو جاتی ہیں۔ بلکہ تمام اہل اسلام کا متفق علیہ عقیدہ
یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی اکثر دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔
اور بعض دعائیں جو حکمت الہیہ کے معارف اور تقدیر پر مہم
کے خلاف واقع ہوتی ہیں۔ وہ قبل نہیں ہوتیں۔ دیکھئے
حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے لئے طوفان سے
بچ جانے کی دعا کی۔ مگر وہ قبول نہیں ہوئی۔ پس اگر مرزا صاحب
کی بھی یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ تو اعتراض کا موقع کیا ہے
باہن مہم دم دکھائیں گے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی یہ دعا بھی
جس رنگ میں خدا نے چاہا۔ سنتہ اللہ کے مطابق قبول ہو گئی۔
ناظرین۔ ۱۵ اپریل ۱۳۸۷ھ کے دعائیہ اشتہار کو
پڑھ کر۔ آسانی سے نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب
کی اس دعا کا لب لباب یہ تھا کہ آپ کا مورخین اللہ اور مسیح و دعو
ہونا دنیا پر ظاہر ہو جائے اور مولوی ثناء اللہ جو سچائی کا دشمن
اور حق کا اشد مخالف ہے۔ اس کو خدا کی طرف سے بشرطیکہ

وہ تو یہ نہ کرے مخالفت کی سزا ہے۔ سورہ اصلی دُعا آپ کی قبل ہو گئی۔ جیسا کہ آگے چل کر ناظرین کو معلوم ہو جائیگا۔ مگر یہ زائد شرط جو دُعا کا کوئی اصل جزو نہیں ہے یعنی یہ بات کہ مولوی شہزادہ آپ کی زندگی میں ہی فوت ہو جائے قبل نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ زائد شرط مصلحت الہیہ کے خلاف تھی جیسا کہ الہامات حضرت اقدس اور واقعات بالبعد ظاہر ہے۔

اب حکیم وحید قادر مطلق خداوند خدا کی قدرت قابل دید ہے۔ کہ اس نے اپنے برگزیدہ رسول کی عزت قائم رکھے و صداقت ظاہر کرنے کے لئے ایک طوف تو شہزادہ کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اس نے ۲۶۔ اپریل سنہ ۱۳۷۱ء پر چوالیسویں سال شہزادہ صاحب شہزادہ مورخہ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۳۷۱ء یہ لکھ دیا کہ: یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی۔ ۲۔ یہ تحریر تمہاری مجھے منتظر نہیں۔ نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے۔

اور شہزادہ کے نائب اس جواب کے نیچے ایک نوٹ لکھوا دیا جس پر شہزادہ نے کوئی جرح نہیں کی۔ وہ نوٹ یہ ہے: آپ اس دعوے میں قرآن شریف کے کلام کے خلاف کہہ سکتے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ ہر کارون کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ سو من کان فی الضلالۃ فلیمدد خلا۔ الرحمن مدد ۱۔ پ ۱۶۷ (۸) اور انما نملیٰ لہم لیة و اودا انما (پ ۱۶۲) اور دیمد ہم فی طغیانہم لیمحوہن دپ ۱۶۲ وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو میں متعنا ہو کار و ابار ہم جسے طال علیہم العما (پ ۱۶۲) جن کے صاف ہی معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ چھوٹے و بڑے کو مہلت دے گا اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کریں۔ پھر ہم کیسے من گھڑت اصول بتلاتے ہو۔ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی کیونکہ وہ دعوے کو توسیع کرشن اور محمد اور احمد بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن میں یہ آیات: ذالک بلعنہم من العلم۔

اب شہزادہ کے جواب اور اس کے نائب کے اس نوٹ سے یہ ثابت ہوا کہ شہزادہ نے اس طریق فیصلہ کو جو دعائیہ اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۳۷۱ء میں حضرت اقدس نے پیش کیا تھا۔ منظور نہیں کیا۔ بلکہ بزع خود قرآنی معیار کے مطابق اس کو مسترد کیا اور یہ کہ اگر شہزادہ مرزا صاحب کی زندگی میں مر جائے۔ تو رکائیں ملج جتا: مرزا صاحب کی سچائی کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مرزا صاحب کے چھوٹے چھوٹے بیٹے یہ کہتا ہے کہ کیونکہ خدا تعالیٰ چھوٹے و بڑے کو مہلت دے گا اور نافرمان

لوگوں کو لمبی عمریں یا کر سکتا ہے۔

جب شہزادہ اور اس کے نائب مرزا صاحب کے جلد اور شہزادہ کی زندگی میں فوت ہو جائے کو ان کی چٹائی کی دلیل نہ آیا اور لمبی عمر پانے کی صورت میں اونکو جو خدا تعالیٰ مہلت دے گا تو خدا تعالیٰ نے اسی رنگ میں شہزادہ اور اس کے مصغیروں کو ذلیل کرنا پسند فرمایا۔ ثبوت اس کا یہ ہے۔ دوسری طرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۳۷۱ء کے بعد تاریخ ۱۲۔ اپریل سنہ ۱۳۷۱ء یہ وحی نازل فرمائی۔ مہدیکم ایاتی خلا تستجدون (ترجمہ) قریب ہے۔ میں تمہیں اپنے نشان دکھلاؤں گا پس شہزادہ جلدی نہ کر دے۔ دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۵۔ اپریل سنہ ۱۳۷۱ء اس وحی میں نشانات دکھلانے کا تو وعدہ کیا گیا ہے مگر جلدی کی مخالفت کی گئی ہے۔ پس یہ صاف اشارہ اس بات پر کہ شہزادہ کیسے جو عذاب کی موت کی دعا کی گئی جو وہ میں پوری کر دکھلاؤں گا مگر ایسی جلدی نہیں جیسی تم نے دعا میں چاہی ہے یعنی تمہاری زندگی میں نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ الہام میں بنائی گئی اور وہ یہ ہے۔ کل یوم ہوتی نشانات۔

یعنی ہمیشہ موافقت کرنا لازمی امر نہیں ابتلا بھی درمیان میں دیکھو اخبار بدر مورخہ ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۳۷۱ء مگر اس دعا سے جو آپ کی اصل غرض تھی اس کے پورا کرنے کی دوسری الہامات میں آپ کو بشارت دی گئی اور وہ یہ ہیں۔ لایھذ بنواولہ و فقی من دب کہیم۔ تیری بنا توڑی نہ جائے گی اور تو رگیم سے دیا جائیگا۔ و ضعنناک و ذلک الذی انقض ظھرت و دفعتناک ذکرک۔ دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۴۔ اکتوبر سنہ ۱۳۷۱ء پھر منافقوں کے انجام کی نسبت حسب ذیل میں قیہ دلائی۔ سہمراگت سنہ ۱۳۷۱ء۔ ان الذین کفروا و صدوا من مبیل اللہ سبناہم غضب من ربہم۔ ترجمہ۔ تحقیق وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور خدا تعالیٰ کی راہ کے روئے ان کو ان کے رب سے غضب ہوئیگا۔

غرض ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۳۷۱ء کے دعائیہ اشتہار کے بعد جب آپ کو یہ الہام ہوا کہ مہدیکم ایاتی خلا تستجدون۔ تو اس الہام سے متنبہ ہو کر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی شہزادہ کو دیکھ کر کہا کہ: مقابلہ میں ایک اعلان شائع کیا۔ جو اخبار بدر مورخہ ۱۶۔ جون سنہ ۱۳۷۱ء کے صفحہ ۱۱ میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اعلان
برورم

(من اظلم من افتری علی اللہ کذابا و کذاب بائعہ)۔ افسوس کہ اس ملک کے اکثر لوگ جو مولوی کہلاتے یا ہمہ ہونے کا دم مارتے ہیں، جب خدا تعالیٰ کا کلام ان کو سنا یا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ افتراس ہے، انہیں لوگوں پر اس مہمت کہنے کے لئے میں نے کتاب حقیقہ الوحی نابیت کی ہے کہ تک یہ لوگ ایسا کریں گے۔ انور ایک فیصلہ کیسے ایک دن ہے اور ہر ایک قصار قدر کے نزل کے لئے ایک رات ہے اس وقت میں نوٹ کے طور پر خدا تعالیٰ کا ایک کلام ان کو سنانے پیش کرتا ہوں اور بالخصوص اس جگہ مخاطب میرے مولوی ابوالوفا

شہزادہ امرت سہری اور مولوی عبد الجبار اور عبد الوہاب اور عبد الحق غازی نم اور سہری اور جعفر زبلی لاہوری اور ڈاکٹر عبد الحکیم خان اسٹنٹ سہری تراوی ملازم ریاست پٹنہ میں اور وہ کلام یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ اِنِّیْ اَحَافِظُکَ کُلَّ مَیْنِ فِی الدَّارِ و اَحَافِظُکَ حَاصِطَہ۔ ترجمہ اس کا بموجب تفہیم الہی یہ ہے۔ کہ میں ہر ایک شخص کو جو میرے گھر کے اندر چلاؤں سے بچاؤں گا اور خاص کر تجھے۔ چنانچہ گیارہ برس اس پیشگی کی تصدیق ہو رہی ہے اور میں اس کلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لانا ہوں جیسا کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ اور بالخصوص قرآن شریف پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص ان کا ہر گز یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افتراس ہے خدا کا کلام نہیں۔ و لعنۃ اللہ علی من کذب وحی اللہ جیسا کہ میں ہی قسم کرتا کہ کہتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ و لعنۃ اللہ علی من افتری علی اللہ۔

اور میں اُس پر کہتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے اور یاد رکھو کہ میرے کسی کلام میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ ہر ایک شخص جو حجت کرے وہ ظالمین سے محفوظ رہیگا بلکہ یہ ذکر ہے کہ والذین آمنوا و لم یلبسوا ایمانہم بظلم و ذلک ہم الامن و ہم ہمہ دین۔ پس کامل پوری کرنا ہے اور ہر ایک ظلم سے بچو داسے جس کا علم میں خدا کو ہے بجائے جائیں گے اور مکرور لوگ ظالمین سے انہید ہو کر شہادت کا اجر پابن کو اور ظالمین ان کے لئے تھیں اور ظلم کا موجب ہر گز اب بن دیکھو کہ اس میری تحریر کے مقابل

بعض تکذیب کن قسم کھاتا ہو مگر یہ امر ضروری ہے
کہ اگر ایسا لکذب اس کلام کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا تو آپ
ہی دعوے کرے کہ میں بھی طاعون سے محفوظ

رہوں گا اور مجھ ہی خدا کا کلام کی طرف سے یہ الہام ہوا ہے
تا وہ کچھ کے کہ افتر کی کیا جزا ہے۔ والسلام علی من اتبع الهدی

الراقم خاکسار مرزا غلام احمد

اس اعلان کے مصنف کا ظاہر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ
طریق فیصلہ مندرجہ اشتہار دعائیہ مورخہ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۳۰۵
حسب ایسے اگلی قائم نہیں رہے اور اسی لئے آپ کے اس اعلان
میں تحریر فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ خدا اس رام سے کوئی
فیصلہ کرے پس اب انصاف کسی معترض کو یہ حق حاصل نہیں ہو
سکتا کہ اشتہار دعائیہ مورخہ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۳۰۵ کی بنا پر حضرت
اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اعتراض کا نشانہ بنائی
ظاہر ہے کہ اگر حضرت اقدس اسی طریق فیصلہ مندرجہ اشتہار دعائیہ
پر قائم رہتے تو ہر اس کے چند روز بعد ہی دوسرا طریق فیصلہ
جس میں مولوی ثناء اللہ کو بالخصوص اور سب سے پہلے مخاطب کیا ہے
کہوں پیش کرتے۔

پہر ایک اور لطیف و نازک بات جو اس دوسرے طریق فیصلہ
مندرجہ اعلان مطبوعہ ۶ جون سنہ ۱۳۰۵ سے ظاہر ہوتی ہے وہ
یہ ہے کہ آپ کے اس اعلان میں یہ تو تحریر فرمایا کہ میں دہلی آپ کے
مطابق رہتا ہوں۔ یہ محفوظ رکھا گیا جو نہ شہر اند وغیرہ جو اسکو
دہلی آپ نہیں سمجھتے اگر قسم کھا کر یہ کہیں کہ یہ انسانی افتر ہے تو
میں امید کرتا ہوں کہ خدا اس رام سے کوئی فیصلہ کرے مگر
اس اعلان میں یہ نہیں لکھا کہ ثناء اللہ وغیرہ اگر قسم کھا کر یہ کہیں
کہ یہ دہلی آپ نہیں سمجھتے انسانی افتر ہے تو وہ میری زندگی میں ہی
طاعون کی موت سے مر جائیں گے اس قسمی طور پر ثابت ہوتا
ہے کہ آپ نے شرط مندرجہ اشتہار ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۳۰۵ یعنی اس
امر سے کہ ثناء اللہ میری زندگی میں ہی عذاب کی موت سے ہلک
ہو جائے گا رجوع کر لیا تھا۔ مگر مولوی ثناء اللہ اس وقت کے مصنف
پر جو ۲۰۔ اپریل سنہ ۱۳۰۵ کے برجہاں حدیث میں چھاپا تھا یعنی
اس بات پر کہ خدا تعالیٰ جو بڑے دانا باز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں
کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ قائم رہا۔ پس حضرت اقدس مرزا صاحب
کی موت اور ثناء اللہ کے زندہ رہنا۔ سے ثابت ہو گیا کہ

ثناء اللہ اپنے اقرار کے مطابق آپؑ راہبنا۔ دانا باز مفسد
اور نافرمان رہے اب ثناء اللہ کو چاہیے کہ اس مصرعہ کو درود
زبان کرے۔

میں الزام اور بخود دینا تھا قصور اپنا کھل آیا
اس مصنف کے ختم ہونے سے پیشتر اخبار بدہ الزام
ہی سیر پاس پہنچ گیا۔ اخبار مذکور میں اہم معنی موصوفی جماعت
ایڈیٹر اخبار بدہ نے ہی معترضین کے اعتراضات کے جوابات
تحریر فرمائے ہیں لہذا مناسب مقام پر جو کہ بقیہ اعتراضات اور
ان کے جوابات اخبار مذکور سے ذیل میں نقل کئے جاؤں
اعترض نمبر ۵ مرزا صاحب کی پیشگوئی حقیقتہً الہی
میں بھی ہے کہ یہی عمر اسی سال سے
چار پانچ برس کم یا چار پانچ برس زیادہ ہوگی مگر مرزا صاحب نے
صوت ۶۶ برس کی عمر پائی اس لئے یہ پیشگوئی ہوئی تھی۔

جواب۔ حضرت اقدس کی عمر دہلی آپ کے مطابق
۵۷ سال کی ہوئی اور جن اخبارات نے ۶۶ سال لکھے ہیں انہوں
نظمی ہوئی کہانی ہے۔ حضرت اقدس کی عادت تھی کہ وہ غور
اور سنسن کی گئی کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے اور ایسے امور ہمیشہ
تخمیناً لکھ دیا کرتے تھے خود میں نے سب سے کہ اپنے فرمایا ہم
اپنی عمر کے متعلق کچھ ٹھیک نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس وقت
بچوں کی عمریں لکھنے کا کوئی طریق نہ تھا اور ہمارے پاس کوئی
ایسی یادداشت نہیں۔ پس آپ کی عمر کے متعلق ٹھیک طور
پر خود آپ کو معلوم نہ تھا اور نہ کہی آپ کے اس طرف توجہ کی
کہ اس کی ٹھیک تاریخ لکھنے کے بیچے پڑ جائیں۔ خدا کے
انبیاء ایسے امور میں بڑا نا پسند واسطے تغیر اوقات خیال
کرتے ہیں آپ کے تخمینہ کے طور پر ایک بار سنہ ۱۳۰۵ء ہی
لکھا ہے جبکہ دو سے تری ماہ کے لحاظ سے اب آپ کی
عمر ۶۲ سال بنتی ہے اور جو دہلی کے متعلق آپ کا اشتہار
سنہ ۱۳۰۵ء میں شائع ہوا تھا اس میں آپ نے اپنی عمر چھپا دی تھی
سے زیادہ کہی ہے اس حساب سے بلحاظ قری مہینوں کے
آپ کی عمر ۶۷ سال بنتی ہے لیکن ان سب سے زیادہ صحیح قول
مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ انہوں نے
جنازہ میں شامل ہوئے کیواسطے شریف لائے پر فرمایا تھا
کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اس کے مطابق آپ کی پیدائش
سنہ ۱۲۳۶ء یا ۱۲۳۷ء میں ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے ۳۶۔
۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔

صداقت کا اور حق ثابت مدام

کا زبان مردود و شد ترکی تمام

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دشمن اپنے دل سے یہ خیال رکھنے لگے
فالین۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی وفات سے یہ سلسلہ
غیبت و نابود ہو جائیگا۔ وہ خوب سمجھ لیں کہ یہ سلسلہ خدا کا قائم کردہ
سلسلہ ہے اس لئے کسی کی وفات سے اس سلسلہ کا کچھ نہیں بگڑتا
وہی و قیوم خدا جس سے یہ سلسلہ جاری ہے وہ سلسلہ قائم کرنے کے
لئے دنیا میں بھیجی اسی نے حضرت مسیح موعودؑ سے یہ وعدہ فرمایا
ہے۔ جو براہین احمدیہ میں درج ہے اور جو یہ ہے۔

و جاعل الذین اتبعوك فوق الذین كفروا
الی یوم القیامت۔

پس وہی سچا اور قادر و توانا و قیوم خدا اس سلسلہ کا محافظ ہے
اور اسی کی نصرت و تائید سے اندھی دنیا بھی دیکھ لے گی کہ احمدی
لوگ بے غلطی تعالیٰ منکرین و مخالفین سلسلہ احمدیہ پر کس قدر جلد و
پہر نیابت تک کے لئے حیرت انگیز و معجزانہ طریق پر وہ عالمی
غلبہ حاصل کرتے ہیں جسکی ابتدا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ
بنصرہ کی تاریخ خلافت راشدہ سے ہو چکی ہے۔ اسے خدا
تو ہماری عاجزانہ دعائیں سن کر ابد ہم پر رحمت کی نظر ڈال
اور ہمیں وہ کثر شدہ قدرت کمال جس کے دکھانے کا تو اپنے
مقدس رسول سے وعدہ فرمایا ہے۔ اللہم آمین۔

الق

فکارتہ صادق حسین ممتاز عدالت و سکریٹری انجمن احمدیہ لاہور

کچھ نقشبندیوں کے متعلق

المجدد کی نسبت ہم نے ۹ جولائی کے پڑھنے ایک نوٹ
لکھا تھا۔ وہ نوٹ گھنٹ شیر مادی طرح مضمون ہو گیا۔ ابھی المجدد
نے پھر میں کچھ لکھنے پر مجبور کیلئے۔ المجدد کا نام ہی جاری
مخالفت میں اس کی تردید کے لئے کافی ہے کیونکہ اس کی بناء
اس بات پر ہے کہ ایک مجدد ویرہین صدی میں ہوا پس ہمارا دل
یہ ہے کہ جب حب پیشگوئی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم صمدی
کے سر پر ایک مجدد کا نام زمزمی ہو اور اسی بناء پر حضرت
شیخ احمد سرہندی کا دعوے قید ہوتا۔ تو کیا وجہ ہے کہ چودہویں
صدی خالی جلے۔ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب ہم کسی
شرعیہ و متین نقشبندی سے چاہتے ہیں۔

اس المجدد بن کچھ تو حضرت شیخ احمد کی سوانح

ہے۔ مجدد و صاحب کے مناسب فضائل سے ایک نمائندگی تو

اصولاً میں اتفاق ہے مگر جس طرز میں یہ حالات لکھے ہمارے
ہیں وہ نہایت قابل اعتراض ہے۔ ابو الفضل کے ساتھ نہایت
بودہا گیا۔ اس میں مجدد صاحب کا ضعف ثابت ہے۔ حدیث
معاذ بھی عجیب ہے۔ جس کا واسطہ جنوں کے ذریعہ ملا گیا ہے
پھر صداقت اسلام پر ایک مضمون ہے جس میں بعض
احادیث کو حضرت امام ابوہنیدہ پر منطبق کرنے کی بے شرم
کوشش کی گئی ہے۔ نعمان بن ثابت کا زمانہ ایسا نہ تھا جب
ایمان ثریا پر چلا گیا۔ پس انصار رجب میں انصار فارس کی
حدیث خواہ خواہ ان پر چسپان کرنا ٹھیک نہیں اگر نعمان
بن ثابت کے بارہ حرث ان کے امام اعظم ہونے کے
ثبوت میں پیش کئے جاتے ہیں تو کیا وجہ ہے۔

مرزا غلام احمد کے مسیح۔ مودی۔ کرشن جی
کے ثبوت ہیں۔ ان کے بارہ حرث تسلیم نہ کئے جادیں۔
میرے دوستو! یہ شاعراۃ تخیلات مذہبی امور میں قابل استدلال
نہیں۔

جب ایڈیٹر المجدد نے پشتون کی ایک کتاب پر اعتراض
کیا کہ اس میں تصویریں ہیں تو ہم نے ایک چوٹا سا نوٹ لکھا
تھا کہ پہلے بے دلوں کے بتوں کو دکھلاؤ جو تصور شیخ کے
ذریعہ مشابہ فی قلوبہم کے مصداق بن رہے ہیں یہ

ایک لمبا چڑا ہے سر دیا مضمون چسپا ہے۔ زین جبران ہوں
کہ اس شخص کو کیا سیر گیا کہ از سر تا پا راہ شناسد یہیں بار بار

تصویر پرست کہتے ہو سگو کیا اس کا ثبوت دے سکتے ہو؟ ہم
تو بین یقین دلاتے ہیں کہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی
تصویر محض لپیٹے قیاد شناسوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمودہ علیہ ان لوکل پر چویمان آنے میں موانع رکھتے
ہیں غھر کرنے کے لئے چویمائی گئی تھی۔ نہ شخص کے دل
میں اپنے دشمن کے دیکھنے کی خواہش ہوتی ہے یہ بات
خود ہماری فطرت سے ثابت ہے۔ کہ کئی مسلمان زیارت بنی کیم
صلی اللہ علیہ وسلم کے شقائق میں چپن ایک سامان موجود تھا
اور اس سے ہم نے ایک دینی خدمت لے لی خصوصاً اس صورت
میں کہ تصویر کی حرمت لذاتہ نہیں بلکہ بغیرہ ہے تو اس میں
کیا قیامت آگئی۔ ہر ایک احمدی کے پاس میرے آغا کی
تصویر ہرگز نہیں اس کی کوئی تعظیم نہیں کرتا۔ کوئی اُسے
سجدہ نہیں کرتا۔ کوئی اُس کا تصور تم لوگوں کی طرح اپنے
دل میں نہیں لکھتا۔ یہ بیان سچا بیان ہے ولعنة اللہ
علی الکاذبین۔

میں تہمین ایک واقعاتوں۔ ایک دفعہ کارڈوں پر کسی نے
مضمون کی تصویر چھپوا دی آپ نے سنا کہ بعض احمدیوں نے ایسے
کارڈ منگوائے ہیں۔ آپ نے اُن کے جلائکا ارشاد فرمایا جکی
خورا تعمیل ہوئی۔ روپیہ پر تصویر کا ہونا اور کل نقشبندیوں
کا اسے اپنی پاس رکھنا روز روشن کی طرح اظہر ہے اس کے
دفعین میں یہ دلیل کہ ضرورت ہے۔ ہمارے طرز عمل کے لئے ہی
دلیل بن سکتی ہے کیونکہ ہم میں سے اگر کسی کے پاس تصویر ہے
تو ضرورت کے لئے یہ تم روپیہ پیسے کے لئے ضرورت بیان کر
ہو اور ایک دفعہ ہی یہ تہمین جملے کے کسی نے تم میں سے
گورنٹ میں عرضی دی ہو کہ یہ ہمارے مذہب کے خلاف بات ہے
ہمارے لئے اور قسم کا سکھ ہو۔ تاکہ کم از کم یہ تو ثابت ہو جاتا کہ
تم لوگ مجبوراً اسے رکھتے ہو۔

ایک طرف تو واڈ کس اسم لٹک اور سچو قسم آیتیں
ذکر اللہ کا ثبوت دیا جا رہا ہے اور دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے
کہ صوفیا محرام کر نزدیک فکر تنہا بواسطہ اور فنانی الشیخ

کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ گویا اللہ تعالیٰ کا حکم اعداس کی تعمیل بالکل
عجز و تنکس میں تصور فنانی الشیخ کا عمل نہ ہو۔ ... پھر یہ
بھی معلوم ہو گیا کہ ذکر اللہ کی تمہارے دلوں میں ہی وقعت نہیں
کیونکہ وہ تو بغیر تصور شیخ محبت محض ہے یعنی جو کچھ ہے وہ
واسطہ اور تصور ہے۔

نقشبندیو! اللہ تمہارے حال پر رحم کرے اور تمہیں فہم
سلیم دے تاکہ از کم ذائق کی حیرت مخالفت سے بچ جاؤ۔ کاش! تم
لا الہ الا اللہ کے معنی سمجھتے اور یہ خیال کرتے۔ کہ صوفیاء کے
نزدیک تو غیر اللہ کا خیال ہی ایک بت ہے اور اس لا الہ الا اللہ
اس کی نفی ہی مقصود ہے مگر تم ہو کہ زبان پر لا الہ الا اللہ ہے
اور دل میں اپنے پیکار بت۔ بت پرستوں سے جا کر پوچھو
وہ ہرگز نہیں کہتے کہ یہ جسد بے روح نہیں کچھ نفع ضرر پہنچا
سکتا ہے بلکہ وہ بھی تمہاری طرح ہی کہتے ہیں۔ کہ ابتدا میں
سلک کی نظر مریات اور محسوسات پر منحصر ہوتی ہے اور مریات الیم
کی ذات سے بعد ہوتا ہے اس لئے پہلے محبت شیخ سے پیدا ہوتی
ہے من حیث اللہ مظهر لفیوض اللہ سبحانہ محسوس
بالحواس الظاہیۃ واللہ سبحانہ غیر محسوس۔ بڑے
بڑے برہمنوں سے پوچھو یہی کہتے ہیں کہ مبدی لوگوں کے
لئے ... حرف تصور کو جہان خیال کو یکسو کرنے کے لئے ہے
اس کے بعد یہ پردہ اٹھ جاتا ہے اور اس مورتی میں محبوب لم مزی
کی مورتی نظر آتی ہے بنی اسرائیل نے بھی اسی خیال بالکل کی

بلکہ پر اصل لانا کہا تھا۔ ان میں سے دعویٰ سے کہتا ہوں کہ شیخ کا تصور ہے جو وہ جس سے پکایا جاتا ہے اور اکثر تمہارے سلسلہ کے ہی تعلیم دینے میں اب اگر تکلیف کے ساتھ صورت نظر کرنے کی تعلیم دینی ناقص شیخوں کا کام ہے اس کے الزام تمہارے سر پر ہے۔ وہ جو بقول تمہارے تھوڑے کا منصب رکھتے ہیں وہ زیادہ لازم ہیں کہ جملے الٹی جھٹکے اپنی جہت میں ڈالتے ہیں اور اپنا تصور یا تصویر اس میں ملین جو اللہ کا گھر ہے۔ یہ کہنے پر مجبور کرتے ہیں۔ میں تو ایسے لوگوں کو دلائل میں اٹھاتا ہوں۔ جب اللہ کا مخالف سمجھتا ہوں۔ اگر کسی کا تصور اور اس کی تصویر کا پیکار و جاننا کہتے ہیں کہ جلی منزل میں مزدوری ہوتا تو قرآن مجید میں ہی یہ حکم ہوتا کہ اسے لوگوں اور رسول کی تصویر دل میں پکاؤ مگر وہ ان ترکہا ہے۔ خالق و مخلوق۔ جسے میرے پیچھے پیچھے آؤ یہ نہیں کہ میری تصویر پکارتے۔ اللہ کا صوابہ کہ اس میں غلطی میں نہیں پڑے۔ وہ کہی اگر یا ابھتا الذین امنوا اعبدا و صابروا و در انجیل کے ہیں۔ سمجھتے کہ اسے سمجھنا شیخ کا تصور پکارتے تو پھر جہاد کی دلیل اللہ کوئی نہ کہ مناسب سمجھتے ہیں کہ نہ کہ اللہ کی جلتے اور اللہ اللہ کرتے۔ ان کے دل کی حالت میں گرفتار ہو کر دائم افریقہ میں رہتے رہا۔ غرض میں نسل آجائے اور اس اللہ کے تعلق جاری ہوتا تصور کرنے لگ جاتے تو پھر اسلام کا فائدہ تھا۔

بندہ خدا یہ رابطہ اچھے سے رابطہ (تصور شیخ) کہان سے ملنے کے ساتھ بطور اور رابطہ میں فرق نہیں کر سکتے اور پھر اس رابطہ کے لئے شیخ کہان سے نکلا۔ جلال میں دیکھ لیتے اس میں ہی اس کے معنی اقیما علی الجہاد لکھے ہیں بارہ تیرہ سو برس تک تو یہی معنی ہوتے چلے آئے ہیں مگر اب ایک شخص جو ہر بن صدی میں پیدا ہوا جس آیت میں رابطہ کے معنی تصور شیخ کرتا ہے۔ کسی تفسیر سلف میں خواہ نقشبند سے پہلے یہ معنی دکھائے ہوتے۔ رابطہ کی تفسیر خود ذیل مجید کرتا ہے۔ من و باط الخیل تو ہوں یہ۔ الایہ۔ معلوم ہوتا ہے کہ تصور شیخ کو تم خود ہی اچھا نہیں سمجھتے۔ اس لئے اس تصور کو تم محبت سا سمجھو اور دوسرے الفاظ میں چھپانا چاہو ہوا جو کہ اصل مقصود تصور ہے اس لئے وہ چھپ نہیں سکا۔ ایک جگہ لکھا ہے کہ رابطہ اور تصور شیخ اور کجابت پرستی اس سے ظاہر ہے کہ رابطہ تصور شیخ آپ کے نزدیک ایک ہی ہے یا کم از کم لازم مازدم۔ پھر خود تمہارے طرز عمل سے ثابت ہے کہ ذکر کے ساتھ تصور شیخ مزدور رکھتے ہو۔ محمد عظیم میں بار بار لکھتے ہیں کہ ان باتوں کی کیفیت کرنی کے سیکون کے فہم

سے بالاتر ہے۔ شاید اسے معلوم نہیں کہ تم تو تمہارے گھر کے بھیدی میں نقشبندیت نے ہمارے گھر میں پرورش پائی ہے۔ میرے آبائے خود اس سمری قی کو لکھا کچھ لوگوں کو نقشبندیہ خاندان کی من گھڑت انتہائی منزل پر پہنچایا۔ اور ان کو وہ سب طلعات دکھائے جو کہان جاتے ہیں اور اس بات کے گواہ موجود ہیں۔ جو اس فیضان کے قائل ہیں مگر آخر جاکر الحمد للہ کہ ان پر بھی کھل گیا کہ یہ طریق سنت نبویہ سے بعید جو۔ اثر ہوتا ہے کہ نظر ہی آتا ہے۔ مگر اس تمام کرشمے کا راز قلب کی یکسوئی اور تخلیقات ہیں۔ اعادنا اللہ نشاء۔

اس سے آگے جماعت علی شہ کی شان میں ایک عقیدہ ہے جس کے دو شعر علماء کرام کے ملاحظہ طلب ہیں۔

جو با پند شریعت وہ تری بیعت میں
دیکھ کر مجھ کو انا الحق نہ کہتا مفسور
رہتا ارنی کی نہ سوسنی کو جی ہوتی خواش
دیکھ لیت وہ اگر سرچشم مسرور

ایک آیت کی شان کو پھر اس کے کہ اللہ اس کی نسبت شہادت سے منور ہے بڑھاتے بڑھاتے حضرت دوسری سے ہی آگے لیجانا اگر کفر تین تو پھر جہان میں کوئی کفر نہیں وہ سوسنی جس کے ذکر سے قرآن مجید کا اکثر حصہ پڑے۔ جو صاحب شریعت ہے جسے حضرت علی اور علیہ وسلم کے شیل ہونے کا فخر حاصل ہے جسکی نسبت خدا تعالیٰ قریشہ جہاں فرماتا ہے وہ اگر جماعت علی کی آنکھ کا سرمہ دیکھ لیتا تو رب ارنی نہ کہتا گویا سرمہ۔ کالاسرمہ۔ اس نور السموات والارض اب العالین سے جس نے جماعت علی کی آنکھ پیدا کی۔ زیادہ اچھا جو تعالیٰ شامہ ذلک۔ استغفر اللہ۔ لاجل ولا قوۃ الا باللہ اسے اسلام کیا تو جہان سے رخصت ہو گیا۔ اسے علماء کرام کیا تم سب ہی مر گئے۔ کوئی تم میں سے نہیں جس کے پیلو میں دل۔ اور دل میں نور ایمان اور اس نور میں غیرت کی چمک ہو۔ اسے آسمان تو کیوں ٹوٹ نہیں پڑتا اور اسے زمین تو کیوں نہیں پھٹ جاتی کہ تیرے منہ پر اس احسن الخالقین کے حضور میں ایسے کفر کیے جا رہے ہیں نازیبا نقشبندی کے نام سے ایک اور مضمون شروع ہوتا ہے جس میں اس شخص کی پیشگوئی کا ذکر ہے۔

جس کا نام تین چار سطروں میں گہرا ہوا ہے الحمد للہ نے پچ لکھا ہے۔ کہ حضرت حسن بصری اور پیر عبد القادر جیلانی

اور حضرت نقشبند صاحب فرمودہ اللہ علیہم السلام نے لکھے ہیں کوئی نقشبند چھوٹا۔ مدنی۔ حضرت اور کجابت کی مثال بیان پر صادق آتی ہے ہم اس شخص سے جسکی طرف یہ پیشگوئی منسوب کی جاتی ہے پوچھتے ہیں کہ وہ خود مرد میدان بن کر نکلے اور حلیہ بیان ہے۔

(۱) کیا واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اس بار میں کوئی اطلاع ملی تھی۔ (۲) کیا آپ نے بادشاہی سب میں کمر بستہ مرزا ہلاک ہو جائیگا تو یہ کی الام کی دی کی بنا پر تہا با بانی تک جلائی تھی (۳) کیا ۲۵-۲۶ کی درمیانی رات کو واقعی آپ نے صبح مرزا صاحب کے فوت ہو جانے کی خبر دی تھی۔ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا یہ جو اس المجدد میں اور شکوہ چھوڑا گیا ہے کہ ۲۵-۲۶ کی درمیانی رات میں کہا کہ ۲۴ گھنٹے میں کیا ہوتا ہے۔ یہ فقرہ ایک معمولی فقرہ ہے۔

تاہم میں خود بغیر شہادت دیتا ہوں کہ یہ ہرگز نہیں کہا گیا جیسا کہ مولوی ابراہیم سالک ٹوٹی ہمارے مخالف ہی ہی کہتے ہیں کہ جماعت علی نے کہا کہ ۲۴ گھنٹے کی مہلت دیتا ہوں جس سے ظاہر ہے کہ اسے بر خلاف اس کے ۲۴ گھنٹے کا زندہ رہنے کا یقین تھا۔

چونکہ حریت سیری فطرت میں داخل ہے اس لیے اس کے بانٹے شیخ کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہوں۔ میں اس اٹھارے میں جو صبح منزل کے سامنے ہر شام کو نکلتا تھا۔ شریا روز جاتا رہا اور میں نے اول سے آخر تک ان سب کی تقریریں کو سنا ہے جماعت علی شاہ کے کلام سننے کا تین مشائق تھا۔ میرا اس برجسٹن ملن تھا وہ اٹھا اور اٹھتے تھے حضرت صاحب کے گالی دی جس سے مجھ یقین ہو گیا کہ اس شخص میں روانیت ہو رہی تھی کہ وہ کسی کو برا کہیں۔ اپنی صوفیا میں سے وہ گزرتے ہیں جو اپنے نہیں گتے سے بدتر کہتے مگر ایک معنی ہونیکا دم بہرہ والا ہے جو ایک جماعت کو اپنی آنکھوں کے سامنے جب سنت نبویہ شام کی وقت سر بسجود دیکھتا ہے اور پھر انہیں ملعون کہتا ہے کیا یہ طریق۔ طریق صلیبیہ شیعہ القاتہا کاش کہ اس سے معلوم ہوتا کہ جس پر لعنت دالی جائے اگر وہ اس کا مستحق نہیں تو وہ لعنت خود لعنت بھیجنے والے پر عود کرتی ہو اس شخص کو ملعون کہنا جس نے اپنی زندگی خاتم النبیین سید المعصومین کے نام پر قربان کر دی جسے مسلمانوں کی ایک عظیم الشان کثیر التعداد جماعت اس مبارک نام پر درود بھیجنے والی چھوڑ گیا ہو اس کی نسبت یہ کفرنا لفظ بولنا۔ تکاد اللہ موت یتفطرین

یہ باتیں سن کر مجھے بہت سی باتیں یاد آئیں۔

”نمبرہ“ سے دو چار تائین

چاہتا ہے مجھ سے کچھ چیلے میری آنکھ کھلی تو یکدم میری
نظر اس روشن تیارے کی طرف پڑی۔ جو آجکل انقی مشرق پر
عروس فلک کی زینت بن رہا جو بارش ہو چکی تھی مطلع صاف تھا
اس لئے اس کا نکھر اٹھا رنگ کچھ عجیب دلا دیر تھا۔ آشفقۃ
مزاج اکمل کا دل بے اختیار ہو گیا اس وقت شاعرانہ ترنگ
میں جو کچھ کہ گیا وہ یہ ہے۔ ایسی حالتیں جو کچھ دین کہ جاؤں
اس کی اصلاح نہیں کیا کرتا۔

الماس کا یہ ٹکڑا کیسا چمک رہا ہے
 ماتھے پر آسمان کے جھومر لٹ رہا ہے

آنکھوں میں میری آجاو دور پہنچنے والے
کیا سن رہا ہے جو کچھ کہتے ہیں کہنے والے
کیوں دور دور ہم سے پھر تاج نور والے
ہم تو ہی میں تیرے مشتاق طرز والے

سب صبح کے ستارے۔ بیکار و نشی تجھ تیری
کیا شکل باری باری میں اس تیری
میں حوسہ میں کیسی
تیری ہوا اس فضا میں کبھی
ان ان طوے۔ میرا توبہ ہاں گمان ہے
کون کا پیام لایا ان کوں کا خبر رساں ہے۔

یمن خوب جانتا ہوں جس کی پیام بر ہے
جس مہربان کی خاطر بیماریاں

انہیں قیامت اب وقتِ ظہور عبادی
 پہنچا کر کئی دم میں دنیا پر نورِ عبادی
 ہو جائیگا اُجالا نکلیے گشت و معاور
 پہنچے گی فیض اس کا اذکارِ زمین پر
 میرا ہی ایک معادق رہتا ہے آسمان پر
 قربان میری جان میں اس پاکِ داستان پر
 وہ نیرِ رسالت، اقتدارِ قدرت
 پھیلی ہو اکِ جهان میں جس کی ضیا و مدد

جو ان سے خدا کا جو طور ہے خدا کا
فرزند مصطفیٰ کا ادنیٰ رہ رہی کہ

میرے عزیز تارے اسکی خبر سنا
اس تیر جہان کے حالات کچھ بتانا
کب پہ طلوع ہو گا لام کے اُفق پر
کب پہ رجوع ہو گا۔ اسلام کے اُفق پر
کب آئنگی بہارِین۔ اصحاب کے چمنِ مین
کب گائیں گے طارِین۔ اجاب پہ روضِ مین
کب وہ کلامِ عزت آدیز گوش ہو گا
ان کب وہ جامِ وصلت دلبِ کاش ہو گا
کب پیارا پیارا چہرہ شتاق دید ویکھیں
کب صائنینِ فرقت۔ وصلت کی عید بچھیں
نہرہ ! او پیاری نہرہ لایہ لبی داستان ہے
اور اس طرف کو۔ لے لے وہ سورہی اذان ہے
تیر اسفر ہے لباب جاؤ تم خوشی سے
اکل بھی بار ہے مسجد نماز پڑھنے
محمد ظہور الدین۔ (اکل) آن گوئی

میں اپنی قوم سے ملتے جلتے ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرمائے
 کہ اللہ تعالیٰ نے میرے تباہی کے کام کو سر انجام
 پہنچا ہے اور افسانہ بالادست اس کو مستطوفہ مار حکم جاری
 کر دینے ۔ عاجزہ ابشارت علی خان احمدی سنگھ راولپنڈی

ریاستی اعلان مجموعہ قاضی احمد کا

اسلامی احکام کی صحیح تفہیم حاصل کرنے کے لئے اس
غرض کیلئے یہ کتاب پانچ سو مسائل فقہ کا مجموعہ حضرت مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلا ہوا معارف و احکام
حضرت فاضلہ المسیح چہاں گیا ہے کہ احمدی احباب حضرت مسیح موعودؑ
کی منشاء کے مطابق اسلامی احکام کی تفہیم کریں یہ کتاب مسائل
شرعیہ میں فقہائے ائمہ کے اختلافات کو سرفہ کر نہیں یا اگر زمانہ
ہم احمدی کے پاس پہنچے ہر زمانہ کی قیمت ایک روپیہ دس آنہ مقرر
کر لی اسباب تکملی جلدیں خریدیں تو محصول معاف ہوگا خریداری
کی دوزخ استین بنام مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکا ضلع گانگیا
تکمیل جو جرنل ضلع راول پٹی

(کیونکہ وہ پڑھ نہیں سکتا)

داخل ہو کر میرے حقیقی بھائی محمد رمضان نے ایک کتاب
شائع کی جس کا نام زمانہ مہدی رکھا۔ اس کتاب میں مصنف نے
بد تہذیب اور تنہک آمیز اور توہین زدہ کلمات حضرت اقدس
مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق
میں استعمال کئے ہیں اور چند حدیثیں بھی لکھی ہیں۔ مگر میں جانتا
ہوں کہ میرا بھائی محض جاہل ہے۔ اور وہی پڑھ نہیں سکتا۔ عربی
فارسی تو الگ رہی۔ اس کی کتاب کے نکلنے پر میں نے مورکھ سیدہ
رسالہ میں اس کو ایک مدد و پیہ کا افتائی اسٹہ تیار دیا تھا کہ
جو جو حدیثیں اس نے لکھی ہیں۔ ان کے معنی تو جلد کے خود ہی
عبارت ہی صاف پڑھ سکتا ہے۔ اگر نہیں پڑھ سکتا ہے تو
اپنی حدیثوں میں سے ایک حدیث بھی جو انسی ہم کہیں گے۔ دو
مضعف عالموں کے روبرو صاف اور صحیح پڑھ سکے اور وہ
دونوں مضعف عالم اس کی صحت بخانی کی شہادت دے دیں تو
ہم ایک سو روپیہ ان کو عطا کر دیں گے۔ لکھے یا نہیں
اور ایک مہینہ تک اس کو سہولت ہے۔ بعد ایک ماہ کے بصورت
عدم جواب دی اس سوال یا نہر الٹا کے ہم اس سے یہ چاہتے
ہیں کہ جو ناعت احمدی میں ہے اسے دل سے داخل نہ کر بیعت
فلیفۃ المسیح کی اختیار کرے۔ ورنہ ایک سو روپیہ بیت المال
سے احمدیہ میں داخل کرے۔ اب ایک ماہ یعنی یکم تا چھ ماہ
تک احمدیہ میں یکم تک اگر کسی کو لگیا۔ اس سے بڑا (تساوی)
کسی آدمی کو نہیں کہ اس کو دین ایک حدیث پڑھتا ہوں یا کوئی غیر
میر لپیڈ روائہ کرتا جس میں صرف یہ لکھا ہوا تھا کہ میں ایک حدیث
جو تم کو پہنچاتا ہوں۔ تم ایک صد روپیہ سیدان میں سے لے لو
اس کا سیدان میں آنا تو دیکھا بلکہ اسے بیچارے نے چونک بچی
کی۔ وہ جانتا تھا کہ میں محض جاہل ہوں۔ اب اس کو چاہیے کہ
یک صد روپیہ بیت المال احمدیہ میں داخل کر دے یا حضرت اقدس
فلیفۃ المسیح کی بیعت اختیار کرے۔ اور اگر ان دونوں شرطوں میں سے
کوئی بھی پوری نہ کرے گا۔ تو یا وہ کہے کہ خدا کی لعنت کے نیچے ہو
بہتر تو یہ ہے کہ قبہ کرے۔ اب بھی وقت کم ورنہ وہ وقت آنا ہی
کہ جو حال حق کے مخالفوں کا ہوتا ہے اس کا بھی ہو۔

خاکستر ستری احمد دین از بحیرہ
والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قابل قلب نمونہ

یہ اقرار جو احمدیوں سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے کمال شکوکہ مقام ہے کہ اقرار احمدیوں کی طرف سے موت بانی ہی نہیں ہے بلکہ علیٰ حالت میں ہے جو ایسا ہی ہونا چاہیے پہلے شہداء اور مہلوی عبد الرحمن صاحب اور صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کا علی نمونہ تو روضہ روشن کی طرح عوام پر ظاہر ہے۔ حال میں ایک نادرہ مثال گوشت گزارا صاحب کرتا ہوں۔ عزیزم بیانی فطرتاً درخان راجپوت احمدی سکھ لنگر و مصلح جلعندہ جو عمر میں میں سالہ میں اور جوانی کے میں کمال پر ہیں۔ خدا نخواستہ ان کے کسی حال کے کہ انہوں نے اپنی شادی کے موقع پر ایک نمونہ دکھایا جو درج ذیل ہے۔ عزیز موعود کے ایک بھائی چودہری امیر خان صاحب راجپوت گجراتی مسلمان تھے اور سخت طبیعت میں کایت پر ہیں اور گھر کے کاروبار کے وہی مختار ہیں۔ عزیز موعود کی تاریخ شادی قریب ۲۲ جولائی سن ۱۳۱۰ بروز جمعہ مقرر تھی براستہ موضع بڑوہ میں جانی تھی شادی سے پہلے عزیز نے بارہا اپنے بھائی امیر خان صاحب کا غم کی خدمت میں بیویہ تحریر (دو ہفت روزہ طبیعت) پوسے پوسے طور پر فرمایا کیا کہ میں خلافت سنت رسول اکرمؐ پر گزشتہ ہی نہیں کروں گا اگر بد رسوا کر دے تو چھتاؤں کے سگ چودہری امیر خان صاحب نے جن کا دل کہ سنت رسول سے بیزار تھا اور جن بد رسوا کو ترک کرنے کی عرض ہمارے بھائی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بھائی کا لعل و گھڑا نا پڑا تھا۔ ایسا ہی امیر خان صاحب نے اسی بنا پر اپنے عزیز بھائی سے وطن چھوڑنا چاہا اور چاہا کہ اسلامی رسوم کی بجائے رسومات کفار جاری ہوں تاکہ راجپوتی جو کہ آجکل کفر کے جام سے مریں جو اس کی بے حرستی نہ ہو (خدا رحمت بھیجے ایسی راجپوتی پر جو اسلام سے دور ہو) چنانچہ بھوتہ شادی نکاح اور باجا وغیرہ منگوایا۔ اور عزیز موعود نے ہی جو کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا وعدہ مسیح موعود کے ہاتھ پر کر چکا تھا اسلامی جویش کی چھکھو کہمائی۔ اور رسولی قرآن کی بجا آوری میں شادی سے صحت و نفاذ کر دیا۔ اس پر چودہری صاحب

نے ایک اعلان کیا کہ چال چلی کر بجے والوں کو کہا کہ تم بڑوہ میں ہم سے آگے آگے میری بچ جاؤ اور بھوتہ پر اپنا کام شروع کر دینا اور عزیز موعود سے کہا کہ اگر آپ میں تنگ کر رہے ہیں آپ کا اختیار ہے تمہارے اصرار پر مجھے جبراً قہراً آپ کا گناہ کر دیا ہے لیکن تم تو میں دین و دنیا میں مسیحا کرنا چاہتے ہو۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور خواہ مخواہ اسلامی احکام کی پابندی کرتے ہو اور سنت رسول سنت رسول لئے پڑتے ہو۔ کیا راجپوتی کو کچھ بھی چیز نہیں۔ ہم ایسے اسلام کو مسو سلام کرتے ہیں جو ایسی من مانی خوشیوں کو قبول نہ کرے اور تمنا ہے کہ چاہے بازرگ۔ ہمیں تو اسلام کفایت شکاری کی قید میں ڈالتا ہے ہم تو کسی اور مذہب میں ہوتے تو پڑتے تھے جب میں دولت اور ثروت میں رہتا تو کیا وہ ہے کہ ہم ایسے موقع سے بھاگتے غیر چارنا چار چودہری امیر خان صاحب اپنی مسلمانانہ چال کے مجھ پر دہرے ہاتھ بھائی کو ہر اولیٰ کے بعد برات کے دفع الوقتی سمجھ کر بڑوہ کو اسلامی رسوم سے پہلے۔ اور بڑوہ سے چودہری صاحب کو یہی تاکید پڑی کہ اگر وہ کچھ سنان نہ آئیں اس سے ایک تو ہماری راجپوتی کو دفع لکھنا (چنانچہ لکھا) اور دوسرا ان احمدیوں کا کٹنا کرنا پڑیگا۔ نیز لڑکھائے کے بغیر شادی کیا ہوتی ہے۔ جب اس کا نام ہی شادی ہے تو اگر ناز رنگ نہ ہوں تو شادی کی ہوتی خاک۔ یہ تو قائم ہوا۔ لڑکا کہاں تک انگار کرے گا آخر جوانی کی حالت ہے۔ اس عمر میں شادی کی اگر تک تو ب کچھ کراہتی ہے لوگ تو نہ لڑ لڑا رہے دیکر بیاہ کر اسے میں کیا اسے محنت کی کھیر ہی ہضم نہ ہوگی نہ غرض کہ برات موقع بڑوہ بلا شیطانی کارخانہ کے پہنچ گئی اور کفر کا اسلام کے آگے کچھ چارہ نہ لگیا جب برات پہنچ گئی اور شربت وغیرہ مہمانوں کو پلایا گیا تو پھر شیطان کا آخری در حساب شروع چودہری امیر خان صاحب شروع ہوا۔ تب عاشق عزیز اسلام نے مصلحت وقت دیکھ کر ایسے کفرستان سے جہاں کہ اسلامی مخالفت بڑے شوق سے ہو رہی تھی بعض کیسے رات رات اپنی اسلامی فہم کے چاند سے مدد لیکر نہ جان خوف کیا نہ سوی کی خواہش کی۔ دیکھی رشتہ دار کا ناجائز خط کیا اور نہ ہی اپنے ظالم بھائی کی بردار کی شیطانی مصلحت کو چھوڑا اور دل میں یہ کہہ کر کہ تو ماشاء اللہ موجود ہیں آپ شادی کریں دوسرے روز کا ٹھٹھہ ضلع ہرنیاد پور میں جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اس عزیز آپ کو یہ حیرت مبارک ہو

غور کا مقام ہے کہ عزیز کا یہ عالم جوانی مسیحا کا چاؤ رشتہ داروں کا سمجھاؤ۔ بڑے بھائی کا دباؤ۔ جان بچاؤ۔ اپنی باتوں کے لئے دتے ہوئے ہیں ایسا حوصلہ جو بعض خوشنودی خدا و رسول وسیع موعود کے لئے تھا۔ اس زیادہ اور کیا پاک نمونہ ہو سکتا ہے جبکہ او نے اپنے ابد عاتق کے رفع کرنے کے لئے خدا نے احمدیوں میں یہ پاک جویش دیا ہے تو یہ کیونکر یہ سلسلہ اپنے کمال کو نہ پہنچے گا۔ خدا نخواستہ اگر بڑوہ میں اپنے بند مسیح موعود کے شامل حال کر لے جس نے کہ دوبارہ اسلام کی نفع ہم میں پہنچی دوسری طرف متعلقان احمدیہ کا نمونہ ہی قابل خود ہے کہ باوجود رسول کے خادم کے عزیز موعود کے اتنے اعزاز و تکریم کے حال میں سچے سمجھنے کے پیر ہی انھیں بند کر کے اپنی کفر کو دار کو پیونچو اور دین کے رحو اور نہ دنیا کے۔ اب انہیں غور کرنا چاہیے کہ اس عمر میں ان کی دین و دنیا قائم رہی جو انہوں نے کیا یا اس میں قائم رہی تھی جس پر عزیز موعود صحت عمل کرنا چاہتا تھا۔ عقلمند کو اندیشہ ہے کہ ایسے نمونہ شریعت پر کرائی چاہیے۔ خصوصاً اگر قوم کو۔ کیونکہ ایسی برہات میں یہ قوم زیادہ گرفتار ہے۔ اب میں مختصراً احباب احمدیہ کا کھ گھر لکھ کر انہوں کو حال ہی لکھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان صاحبان نے عزیز موعود کو اپنے عزیز ان سے واقعی عزیز سمجھا اور اپنے ساتھ الطاف میں اپنے بھائی کر لیا۔ بلکہ میں نے چودہری سوہنے خان۔ وچوہری حسین خان پشندہ بھائی عبدالسلام و جمال الدین وغیرہ کی زبانی بیان تک بھی سنا کہ ہم اپنے بھائی کی شادی کریں گے اور ہم پر واجب بلکہ فرض ہے کہ ان کی شادی کریں۔ صرف اس کی اجازت دے گا کہ ہم ان کو اس وقت تک یہاں رکھیں گے جب تک کہ اس کے بھائی چودہری امیر خان صاحب خود یہاں آکر ان سے اپنی ناشائستہ حرکات کا اقرار کر کے ان معافی طلب نہ کریں گے۔ ہم کو یہ ہماری جان زیادہ عزیز ہے ایسے مومن کم ملتے ہیں اور وہ نے تو ابھی اقرار کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ انہوں نے دین و دنیا پر مقدم کر دکھایا کہ خدا انہیں جزا اے خیر ہے۔

الوہم خاک را امیر محمد خان احمدی راجپوت پٹواری سکھ بریانیہ۔ ضلع ہرنیاد پور

ضرورت نکاح

میری ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کے واسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی عمر چھ سال دین سال۔ خط و کتابت بنام۔ م۔ م۔ م۔ معرفت پٹواری ہرنیاد پور

ضرورت ملازمت

میان عید اہلق صاحب ایک ہوشیار اور محنتی و جفاکش آدمی ہے۔ محرو اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں۔ محکمہ اذکار میں ملازم رہ چکے ہیں۔ انگریزی حروف شامی رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے کسی حصہ میں مزدور ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے۔ بانی کو پیار ہیں۔ امید ہے کہ دوست ان کا خیال رکھیں گے اور جہاں موقع ہو۔ عاجز کو اطلاع دیں گے۔

المخطیہ

ایک نوجوان احمدی حجام جو قادیان کا رہنے والا اور معقول آمدنی والا ہے شادی کرنا چاہتا ہے پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہوتی۔ علاج معالجہ سے فائدہ نہیں ہوا۔ اولاد کی خاطر شادی کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی حجام ہو۔ عرض شخص نمبر کی ۳۰ سال کے اندر ہے۔ آمدنی پچیس تیس سے کسی مورت میں کم نہیں۔ درخواستیں اور خط و کتابت حکیم مفتی فضل الرحمن صاحب قادیان کی معرفت ہو۔

میر کی رعایتی قیمت فیتورہ صمدیہ

مگر اخبار بدرد و الحکم در یولوفٹ ریمنز اور تشیخ الاذکار کے نو خریداروں کے لئے یہ دینے کے بعد ہوتے ہیں۔ پورا میرا دپس آنے پر قیمت بلا دینے داپس ہوگی۔ محصول اک ذمہ خریدار ہوگا دس تولہ کے خریدار کیلئے خاص رعایت ہوگی جو ذریعہ خط و کتابت طر ہوگی نامی حکما کو محصول اک آئے۔ یہ نو نہ مفت المشقہ۔ محکمین احمدی از مقام داتہ۔ انہرہ ضلع ہزارہ لوٹ۔ یہ میرا دفتر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے۔ یہ جو بد

کتب حضرت اقدس مسیح موعود

حضرت اقدس کی جن کتب کی اشاعت کا اہتمام دیا گیا تھا ان کے متعلق جو درخواستیں آئی تھیں وہ بہ سبب کتابوں کے تاحال مکمل نہ ہو سکنے کے تعیل نہیں ہو سکیں بعض اداقی جو باقی تھے ان کے چھپنے کا انتظام بہتر صاحب کر رہے ہیں جب چھپ جائیں گی۔ ارسال خدمت ہوگی۔ کانڈین مبر سے انتظار کریں۔

ایک لطیف مضمون لکھ کر بھیجا ہے جو کہ انشا اللہ شائع ہوگا۔ اس کے پرچہ میں جو میں درج ہوگا۔ کیونکہ موجودہ پرچہ میں اس کے واسطے جگہ نہیں ہے۔

ماشر عبد الرحیم صاحب نے ایک لطیف نظم پر بی زبان میں لکھی ہے وہ بھی انشا اللہ لکھنے اخبار میں درج ہوگی

ایک کے نظیر سالہ

اپنے سلسلہ کے رسالہ بات تعلیم الاسلام۔ ریویو۔ الحکم و بدو جو کہ خدمات دینی کر رہے ہیں۔ وہ ظاہر ہے لیکن رسالہ تشیخ الاذکار بعض اندیسی خریبان رکھتا ہے۔ جو کسی دوسرے اخبار یا رسالہ کو نہ حاصل ہیں اور نہ ہو سکتی ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ اس رسالہ کو یہ قدر حاصل ہے۔ کہ اس کا بانی اور ایڈیٹر حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کا فرزند ازبند الوالعزم صاحب زادہ میان محمود احمد صاحب ہے۔ جس کے پاس حضرت مرحوم کی بعض پرانی یادداشتوں کے علاوہ آپ کی اس حصہ زندگی کے احوال و اقوال کی تفصیل کا ایک بڑا ذخیرہ ہے جو کہ آپ اندرون خانہ گزارتے تھے ان وجوہات سے اس رسالہ کو ایک قیمتی بنادیا ہے کہ وہ نہ صرف بچوں اور نوجوانوں کے واسطے تشیخ الاذکار کا موجب بلکہ بڑوں اور بوڑھوں کے واسطے بھی اہم ہمسایہ و ملغ اور دل کے لئے ایک ضروری مطالعہ ہے۔ قیمت سالیانہ عوام سے عا اور طلباء سے میر ہے۔ ہر قری ہینڈ کی ۱۰ تاریخ کو عمدہ کا فدیہ بہت اہتمام سے چھاپا جاتا ہے۔ اور دفتر میں جو رسالہ مذکور واقع قادیان سے مل سکتا ہے۔

ضرورت نکاح

ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صلح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راول پنڈی میں سب پوسٹا ٹر ہے۔ اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت کہ خط و کتابت میر سے نام ہو۔

امیر احمد قریشی اذ قادیان

ہم نے سنا ہے کہ بعض نادان لوگوں نے لاہور میں یہ خبر اڑائی ہے کہ جماعت احمدیہ میں نفرت ہو کر مدگر وہ ہو گئے ہیں بداندیش ہمیشہ یہ ظن کرتے ہیں۔ کہ حضرت کی وفات پر یہ سلسلہ دہم برہم ہو جائیگا۔ اور اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہ تھا تو آپ کی وفات کے بعد کیا پتہ ہی تباہ ہو جاتا۔ مگر جس کا محافظ خدا ہو۔ اسے کون تباہ کر سکتا ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد کوئی اختلاف رہے اور بارہ خلافت جماعت میں ہو ہی جاتا۔ تب بھی سلسلہ کی صداقت پر اس کے سبب کوئی شبہ نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت نامی سے تمام جماعت کو اس معاملہ میں ایسا اتفاق عطا کیا ہے۔ کہ تمام مرد و زن چھوٹے بڑے مہاجرین انصار سابقین و متاخرین کسب ان صدرا بن۔ اہل بیت اولاد و اقارب اریح موعود و مہدی معہود سب کے اتفاق حضرت مولوی نور الدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی اور۔ ب دلی غلوں کے ساتھ ہر وقت آپ کی اطاعت اور آپ کی فرمانبرداری کو اپنی سعادت سمجھ رکھا ہے۔ اور خدا کے فضل پر ہم امید کرتے ہیں۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوتا رہیگا۔

ہندوستان باہر کے خریداروں کو

اطلاع

ہندوستان سے باہر کے خریدار صاحبان کے نام دی۔ پل نہیں پاسکتا۔ اس واسطے آئندہ از قیہ۔ آشریہ۔ انگلینڈ چین دیگر ممالک غیر جہاں جہاں ہمارا اخبار جاتا ہے ان کی خدمت میں بغیر نیکی قیمت وصول ہونے کے اخبار جاری نہ کیا جاوے گا۔ ہر سال کی قیمت نیکی آئی جائے موجودہ سال کی قیمتیں جن کے ذمہ ہیں وہ بھی۔ منجر

ماہ اگست نمبر کو پرچہ رمضان

فتی طہیر الدین صاحب مصنف رسالہ تذکرہ اموی نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر جو اعتراضات ہوئے ہیں ان کے جوابات میں

عجیب و غریب تجربہ ادوات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپ کے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پائل منگو اگر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز اندر یہ طبی تشخیص اندر یہ کہ نظر رکھا جاسکے علاوہ ادویہ امراض کا بھی بذریعہ خط کتابت علاج ہو سکتا ہے اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقی ماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تاکہ اس کے غرض میں دھری دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا معمولہ ایک ہزار روپے درج ہے۔

مصری گولیان یہ گولی قبض کیواسطے ایک گولی یا تین دقتیں کی حالت میں دو اور دس گولیان کیواسطے چار تمام اگر بڑی اور بونانی قبض کنڈر گولیان سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی دین ہر گولیان ۲۰ روپے

ترباق البواسیر خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید ترباق ہے جس کے ترباق البواسیر بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔ قیمت ہفتہ کیواسطے (۲۰ روپے)

ترباق النخاریر یہ کاداعلیٰ اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے۔ مادہ جاتا رہتا ہے اور دم بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ ۲۰ روپے کیواسطے صبر فرباق بوسطے اور کثرت بول میں بہت بلکہ مکمل معالجات فرباق بوسطے افضل ثابت ہوا ہے۔ قیمت ۲۲ روپے کیواسطے (صبر)

تجھڑ روزگار یہ ایک ایسی دوائی ہے جس کے اثرات نام نہاد خصوصاً حرارت غریزی کو بڑھانے اور بیک گروہ اور مشانہ کے نکالنے کیواسطے اور عام کردیوں کیواسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولد ۱۰ روپے

اکیر جربان جربان اور رقت جوہر بنی اور بنیہ کیواسطے عمدہ دوائی ہے۔ فی خوراک ۲۰ روپے اور خوراک کافی ہیں۔

آتشک جدید و کهنہ - خوراک دو ہفتہ - قیمت صبر سوزاک قدیم و جدید - خوراک ایک ہفتہ - قیمت صبر حب صرح - مرگی اور سریشی کی وجہ گولیان جواعلیٰ اور جہ کے مفادات سے مرکب ہیں فیدرین ہر

اکسیر النفس کہانی اور دمہ اور قلت اشتہار وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے عار

لوفٹ - ہماری ادویات سے بلا استثناء ہر ایک مذہب و ملت کو لوگ فائدہ اور بھلا سکتے ہیں ان کے بنانے میں یہ رعایت رکھی گئی ہے

المشہد

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب

رئیس مالیر کوٹہ - قادیان ضلع گورداسپور

ساکن سوز (ریاست پٹنہ) - تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ جو کرشن کی صداقت پر لائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۲۲ صفحہ - قیمت ہر جلد سنگو اڑن -

کرشن لیلہ ہندی نظم - مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دل چسپ و عجیب - جیمین لیکچر مرام کی ہات اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف ۱۰ روپے (آدھ آنہ ۱۰ روپے)

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امری سولہ یلین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحب زادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کا بی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے جو اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱۰ روپے

غلامی عصمت انبیاء دیو لو آت ریلجیز کے متفرق معائن کرشیخ احمد دین صاحب پشتر پند نقشہ نویس پڑھنے پر اجازت صدر انجمن احیاء قادیان بہت عمدہ چھپو اگر اس کارٹا میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق معائن کو کجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی عصمت انبیاء

جنگ مقص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ادعبد اللہ کا مہلہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸ روپے

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ ہے۔ قیمت ۲ روپے

حیرت کی حیرانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا متناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹ روپے

اسلام کی پہلی کتاب احمدی چون کسے اوروں میں بدل کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقاید کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۲۰ روپے

نظم مستورات ستورات کے ہجر پر - قیمت ۸ روپے

کامن احمدی (الافاد) قیمت ۱۰ روپے

آؤ و کشوری طالب علموں کیواسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۱۰ روپے

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکل آف گولیک نے لکھی ہے اس میں ایسے سات اصول بتائے گئے ہیں جن کے ذریعہ نظر رکھنے سے امور میں اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعویٰ کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے اور مخالفین علماء کے عقاید کمان ہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھے ہیں کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں۔ پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا بہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے غرض کہ آج کل کے مصنف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ہوگا۔ قیمت ۳ روپے

ظہور المسیح یہ ۱۴۰ صفحہ کی کتاب قاضی اکل آف گولیک کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح مجری کی صداقت کو عالمائے رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے کچھ وقت مخالفوں کی کتابوں مثلاً سیف چشتیانی دورہ دہلی - فائیت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے آیتہ و وعد اللہ الذین امنوا منکم (سورہ نذر) کی تفسیر بطور فہمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔

مقدم اللہ مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ

مین پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۶ روپے دی گئی ہے۔

برائین احمدیہ

یہ حضرت جری احمدی ملل الانبیاء علیہ التوحۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھک مل عالم پر بھجادی۔ اسی میں وہ الہامات میں جو آج چوبیسے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حیرت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈبئی کا فذ پر نہایت خوش خط اور اعلیٰ چھپی کتاب رعایتی بے جلد چار ہند پیر جلد چار روپے ۲۰ روپے

بن دی جاتی ہے۔

در شہین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ ہے جو پچھلے چوتھوں کو بھی موسم گردنی میں (مجموعہ) - جلد ۱۰ فیہر جلد ۶ روپے

شری نہر کلائے نارسا لکھنؤ اوتار کے ٹھہر کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب